سوال

شادی کے کچھ برس بعد ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے بچہ لینے کی کوشش کی ، اب وہ عورت سوال کرتی ہے کہ بچے کی پرورش کا اسے زیادہ حق ہے یا کہ طلاق دینے والے خاوند کو ، جبکہ خاص کر وہ خود دوسرے ملک اپنے خاندان کے ساتھ رہنے کے لیے جائے گی ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

مردوں کی بنسبت عورتوں کو بچوں کی پرورش کا زیادہ حق حاصل ہے ، اور اس مسئلہ میں اصل عورتیں ہی ہیں ، اس لیے کہ بچوں کے لیے عورتیں ہی زیادہ مشفق اور رحم کرنے والی اور چھوٹوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی وہی صحیح اور لائق ہیں ، اور وہ پرورش اور تربیت کے معاملہ میں زیادہ صبر کرنے والی اور مشقت برداشت کر سکتی ہیں ۔

اور بالاتفاق بچہ یا بچی کی پرورش کا زیادہ حق ماں کو ہی حاصل ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں پرورش کرنے کی تمام شروط پائی جائیں ، اور اگر ماں کہیں اور نکاح کر لے تو اسے یہ حق حاصل نہیں رہے گا ۔

پرورش کرنے والے میں مندرجہ ذیل شروط کا ہونا ضروری ہے :

- تکلیف : یعنی مکلف ہو ۔

- حریۃ : یعنی وہ آزاد ہو غلام نہ ہو ۔

- عدالۃ : یعنی عادل ہو ۔

- اگر بچہ مسلمان ہو تو پھر پرورش کرنے والا بھی مسلمان ہونا چاہیے ۔

- بچے کی ضروریات پوری کرنے کی استطاعت وقدرت رکھے ۔

- عورت پرورش والے بچے سے کسی اجنبی مرد سے شادی شدہ نہ ہو ۔

اگر ان شروط میں کوئی شرط مفقود ہو یا پھر کوئی مانع مثلا مجنون ، یا پھر شادی وغیرہ پیدا ہو جائے تو پرورش کا حق ساقط ہو جائے گا ۔

اور جب یہ مانع زائل ہو جائے تو پرورش کا حق اسے دوبارہ مل جائے گا ، لیکن اولی اور بہتر یہ ہے کہ پرورش کیے جانے والے بچے کی مصلحت کو مدنظر رکھا جائے اس لیے کہ بچے کا حق مقدم ہے ۔

پرورش کی مدت امتیاز اور استغناء کی عمر تک ہے ، یعنی پرورش اس وقت تک رہے گی جب تک بچہ تمیز تک نہ پہنچ جائے اور دوسروں کا محتاج نہ رہے ، یعنی وہ اکیلا کھا پی سکے ، اور اسی طرح استنجا وغیرہ بھی اکیلا ہی کر سکے تو پرورش کی مدت ختم ہو جائے گی ۔

اورجب وہ اس حدتک پہنچ جائے چاہے وہ بچہ ہویابچی پرورش کی مدت ختم ہوجائے گی ، اوریہ تقریبا سات یا آٹھ برس کی عمر ہے ۔

اورسفرکی بناپرپرورش کی منتقلی کے بارہ میں گزارش ہے کہ :

جب والدین آپس میں جدا ہوجائیں اورسفرکی بناپراپنے بچے کی پرورش کے متعلق آپس میں اختلاف پیدا ہوجائے تواس مسئلہ میں سفرکی کئی ایک صورتیں ہیں :

1 - اگروالدین میں سے کوئی ایک منتقلی کےلیے نہیں بلکہ وہ کچھ دیر کے بعد اپنے اس سفرسے واپس آجائے گا تو اس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے ۔

2 - اگروالدین میں سے کوئی ایک کسی دوسرے ملک میں مستقل رہائش کےلیے سفرکرے اورراستہ یا پھروہ ملک خطرناک ہوتواس صورت میں مقیم بچے کا زیادہ حقدار ہے ۔

3 - اوراگردونوں میں سے کوئی ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل ہونا اوروہیں رہنا چاہے اورملک اورراستہ پرامن ہے توپھراس صورت میں ماں سے زیادہ والدبچے کا حق رکھتا ہے ، چاہے منتقل ہونے والا والد ہویاوالدہ ۔

4 - اوراگروالدین دونوں ہی ایک ملک سے دوسرے ملک میں منتقل ہونا چاہیں توپھراس صورت میں والدہ بچے کی پرورش کا حق باقی رکھتی ہے ۔

5 - اگرسفرکی مسافت بہت کم ہواوروالدانہیں اوروہ ہرروزوالد کودیکھ سکتے ہوں اس صورت میں بھی ماں کوحق پرورش حاصل ہے ۔

جب بچہ حداستغناء کوپہنچ جائے اوروہ کسی کا محتاج نہ رہے توپرورش کی مدت ختم ہوجائے گی ، اوراس کے بعدبچے کی مدت کفالت شروع ہوگی جوکہ اس کی بلوغت تک رہے گی یا پھر اگر بچی ہوتواس کے حیض آنے تک رہے گی ، اس طرح مدت کفالت بھی بلوغت کے وقت ختم ہوگی اوربچہ اپنے تصرفات میں آزاد تصور کیا جائے گا ۔

چھوٹے بچوں کی کفالت میں عورت کا حق :

فقہاء کے مذاہب سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورت کوبالجملہ بچے کی کفالت کا حق حاصل ہے ، اورخاص کرماں اورنانی کو ، لیکن فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ جب والدین بچے کی کفالت میں اختلاف کریں اوردونوں کفالت کی اہلیت بھی رکھتے ہوں تواس صورت میں کفالت کا زیادہ حق کسے حاصل ہوگا ؟

مالکیہ اورظاہریہ کے ہاں توماں کوبچے کی کفالت کا زیادہ حق حاصل ہوگا چاہے وہ بچہ ہویا بچی ۔

اورحنابلہ بچہ ہونے کی صورت میں اختیار دیتے ہیں ، لیکن اگربچی ہوتوپھرباپ کوزیادہ حق ہے ۔

احناف کے ہاں بچہ ہوتووالد کواس کا زیادہ حق حاصل ہے ، اوراگربچی ہوتوماں کوحق کفالت زیادہ ہے ۔

ان میں سے راجح یہی لگتا ہے کہ جب وہ آپس میں تنازع کریں اورشروط کفالت بھی پائی جائیں تواس میں تخییر والاقول صحیح ہے ۔ .

الاسلام سوال وجواب

8189